بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ★ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۲۰

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۱۱ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۱۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ ماہ تبوک۔ ڈلہوزی سے صبح ½ ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۰ ماہ تبوک۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو بخار سے آرام ہے۔ لیکن سر درد کی شکایت باقی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گلے اور جسم میں درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ بخار بھی رہتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو بخار سے افاقہ ہے گھبراہٹ میں بھی پہلے سے کمی ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا کریں ــــــ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

خطبہ جمعہ

سلسلہ میں اسلامی احکام کے نفاذ کے خیال سے میں نے جو کچھ کیا اس میں کسی قسم کی غلطی نہیں کی

اسلام اور احمدیت کی ترقی کا ایک ہی گُر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش مطابق ۶ اگست ۱۹۴۳ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تین مہینے سے غالباً کچھ زیادہ عرصہ ہوگیا ہے۔ جبکہ مجھے یہاں خطبہ جمعہ دینے کا موقعہ ملا تھا اس کے بعد

ایک لمبی بیماری کی وجہ سے

میں خطبہ نہیں پڑھ سکا۔ جہاں تک بیماری کا تعلق ہے۔ گو اس کی شدت نہیں رہی۔ لیکن اب بھی بخار اور کھانسی کی شکایت باقی ہے۔ اور گلے کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کے متعلق ڈاکٹروں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ زیادہ سخت بیماری نہیں۔ لیکن

میرا اپنا احساس

یہ ہے۔ کہ سب سے زیادہ گلے میں ہی تکلیف ہے۔ اور اب بھی معمولی گفتگو یا معمولی سی کلام کے بعد آواز بہت بھرا جاتی اور بعض دفعہ تو قریباً بیٹھ ہی جاتی ہے۔ ان حالات میں گو ڈاکٹر اس گلے کی تکلیف کو کوئی بڑی مرض قرار نہیں دیتے۔ لیکن جو گلے کے امراض کے ماہرین ہیں۔ ان کی اور بعض دوسرے ڈاکٹروں کی بھی یہ ہدایت رہی ہے۔ کہ مجھے

کُلّی طور پر بولنے سے پرہیز

کرنا چاہیئے۔ یعنی ایسی خاموشی کہ سلام کا جواب تک نہ دُوں۔ اور اگر کوئی چیز مانگوں تو اشارے سے مانگوں۔ اور اشارے سے ہی بات کروں۔ لیکن اُن کی اس ہدایت پر مَیں عمل نہیں کر سکا۔ اور شاید وہ یہی کہیں۔ کہ اسی وجہ سے گلے کی تکلیف ابھی دُور نہیں ہوئی۔ مگر باوجود اس وجہ کی موجودگی کے مَیں

ڈلہوزی سے اسی نیّت کے ساتھ

واپس آیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے تو میں جمعہ کا ایک خطبہ وہاں پڑھا کر آؤں۔ خواہ وہ چند فقرے کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس خواہش کے پورا ہونے پر میں اللہ تعالےٰ کا بے انتہا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میری اس آمد اور میرے اس خطبہ کے ارادہ سے بہت سے دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اب میں پوری طرح کام کرنے کے قابل ہوگیا ہوں۔ چنانچہ قادیان میں آتے ہی نکاحوں کے پڑھانے کی متواتر درخواستیں آنی شروع ہوگئیں حالانکہ میں جو یہ خطبہ پڑھ رہا ہوں۔ اپنی صحت اور

ڈاکٹروں کی رائے کے بالکل خلاف

پڑھ رہا ہوں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس بیماری کے ایام میں بعض اوقات میں نے بڑے بڑے لمبے عرصہ تک دعائیں کی ہیں۔ کہ مجھے ایک دفعہ اپنے بعض خیالات کے تحریری طور پر یا تقریری طور پر بیان کرنے کا موقع مل جائے۔ بلکہ بعض وقت ایسے بھی آئے ہیں۔ کہ مجھے چند الفاظ کے تحریر کرنے کی بھی توفیق نہیں تھی۔ اور اُس وقت یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید بیماری کا حملہ زیادہ ہو کر میں اس قابل بھی نہ رہوں۔ میں نے

اپنی وصیّت لکھ کر محفوظ کر دی تھی

مجھ میں اتنی طاقت تو ابھی نہیں۔ کہ مَیں اپنے خیالات کو مسلسل طور پر اور اپنی خواہش کے مطابق بیان کر سکوں۔ لیکن میں بعض باتیں اس موقعہ پر کہہ دینا چاہتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ تو دوسرے موقعہ پر اَور دوسری باتوں کو بیان کر سکوں گا۔

جہاں تک

سلسلہ کی تنظیم کا تعلق

ہے۔ اور جہاں تک شریعت کے احکام کے نفاذ کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں میرے ہی زمانۂ خلافت میں یہ انتظام جاری ہُوا ہے۔ اور مجھے اپنی زندگی میں بارہا یہ بات سننے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ تم کو اس مصیبت میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ تم لوگوں کو صرف نصیحت کرنے پر ہی اکتفا کرو اور شریعت کے احکام کے نفاذ کے لئے کسی سزا یا کسی اصلاحی تدبیر کے فکر میں مبتلا نہ ہو۔ میرے کانوں میں مختلف وقتوں میں یہ آوازیں بھی آئی ہیں کہ یہاں ظلم کیا جاتا اور شریعت کے احکام کے توڑنے پر

لوگوں کو سزائیں

دی جاتی ہیں حالانکہ یہ کام انگریزی قانون کا ہے۔ اُن کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ بعض دفعہ میرے کانوں میں یہ آواز بھی آئی ہے۔ کہ گو شریعت کے احکام کے توڑنے پر یہ سزا تو دے سکتے ہیں۔ لیکن جو سزا دی جاتی ہے۔ اس میں سختی سے کام لیا جاتا ہے۔

جب انسان

موت کے قریب

ہوتا ہے۔ تو اس کے اعمال اس کی آنکھوں کے سامنے پھرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جُوں جُوں میری حالت کمزور ہوتی گئی۔ یہ سارے واقعات اپنی زندگی کے واقعات بھی اور وہ نقطۂ نگاہ جو دوسروں نے میرے اعمال کے متعلق اختیار کیا یا سمجھا وہ بھی۔ سب ایک ایک کر کے میری آنکھوں کے سامنے آنے شروع ہو گئے۔ اور میں نے اپنے نفس سے پوچھا۔ کہ مَیں نے یہ جو کچھ کیا ہے کیا اِس وقت جبکہ میں ظاہری حالات کے لحاظ سے موت کے قریب پہنچ چکا ہوں اور اپنے خدا کے سامنے جواب دینے کیلئے جا رہا ہوں۔ یہ سمجھتا ہوں کہ سلسلہ میں اسلامی احکام کے نفاذ کے خیال سے جو کچھ مَیں نے کیا ہے۔ اسمیں کسی قسم کی غلطی نہیں کی۔ یا اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جماعت کے لوگوں سے

سختی کا معاملہ

کیا ہے؟ مگر باوجود اس کے کہ میں اُس وقت اپنے آپکو زندگی سے موت کے بہت زیادہ قریب سمجھتا تھا۔ میرے نفس نے ایک منٹ کے لئے بھی مجھے ملامت نہیں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میں نے ان سارے امور کا جائزہ لیتے ہوئے یہی فیصلہ کیا۔ کہ اگر مجھے دوبارہ جوانی کی عمر دی جائے۔ اور دوبارہ مجھے اتنا ہی عرصہ خلافت کرنے کے لئے دیا جائے تب بھی میں وہی کام کروں گا۔ جو اس بارہ میں گذشتہ ۲۹ سال میں کرتا رہا ہوں۔ میں نے اپنے نفس کو باوجود اس کے ہزاروں لاکھوں بلکہ ان گنت گناہوں کے اس بارہ میں اتنا طاقتور محسوس کیا۔ کہ میں نے سمجھا۔ میں

خدا کے عرش کے سامنے

کھڑے ہو کر اس بارہ میں ہرگز شرمندہ نہیں ہونگا۔ میں نے جو کچھ کیا۔

اسلام اور سلسلہ کی عظمت

کے لئے کیا ہے۔ اور جو کچھ کیا ہے۔ ان لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے۔ جنکو سزائیں دینے کا مجھے موقعہ ملا۔ اور میرے نفس نے مجھے یہی جواب دیا۔ کہ اس بارہ میں

ندامت ان لوگوں کے دلوں میں

پیدا ہونی چاہیئے۔ جن کو سزائیں دی گئی ہیں نہ کہ میرے دل میں۔ کیونکہ میں نے اپنا قدم کبھی شریعت سے آگے نہیں بڑھایا میں نے کبھی کوئی ایسی سزا نہیں دی۔ جو میرے نزدیک شریعت کے منشاء کے خلاف ہو۔ اور نہ کبھی کسی کو میں نے اس لئے سزا دی ہے۔ کہ اس کی طرف سے میرے نفس کو یا میرے مال یا جان کو نقصان پہونچا ہے ہر سزا جو میں نے دی۔ خدا تعالےٰ کی عزت اسلام کی عزت۔ قرآن کریم کی عزت۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور

احمدیت کی عزت کے لئے

دی۔ اور ہر وہ کام جس میں خدا اور اس کے رسولوں اور اس کے دین کی عظمت کا سوال ہو۔ وہ کسی صورت میں بھی ایک مومن کے لئے ندامت اور شرمندگی کا موجب نہیں ہو سکتا ہے

میرے دل کی وہ کیفیت

جو اس وقت پیدا ہوئی۔ جبکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ میرا ہر قدم کمزوری کی طرف جا رہا ہے۔ اور بظاہر میرے سنبھلنے کی کوئی امید نہیں۔ اور اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اگر خدا مجھے توفیق دے۔ تو میں ایک دفعہ جماعت کے سامنے اس حقیقت کو پوری طرح واضح کر دوں۔ چنانچہ آج میں آپ لوگوں کو اپنے ان خیالات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں

ممکن ہے جب بھی میری موت کا وقت آئے۔ تم میں سے وہ لوگ جنہیں اسلام اور احمدیت کے لئے سزائیں دی گئی ہیں یہ سمجھیں کہ اب تو ضرور اس کے دل میں شرمندگی پیدا ہوئی ہوگی۔ کہ اس نے ہمارے ساتھ زیادتی کی تھی۔ مگر اس حالت میں سے ایک دفعہ میں پھر ہو کر آیا ہوں۔ اور میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ کہ میرے دل میں ہرگز کوئی شرمندگی نہ تھی۔ بلکہ میرے دل میں یہ احساس تھا۔ کہ میں نے کم سے کم اس بارہ میں

خدا تعالےٰ کے منشاء کو پورا

کرنے کی کوشش کی ہے۔

یاد رکھو کوئی دین اور کوئی سلسلہ۔ دین اور سلسلہ کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ جب تک اس کے آئین اور قوانین کی پابندی جس طرح دلوں میں ہے۔ اسی طرح ظاہر میں بھی نہ کی جائے۔ اگر ہم دنیا کے سامنے

اسلام کی ایک آئندہ حکومت کا نقشہ

کھینچتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں جہاں خدا نے ہمیں اس آئین اور قانون کو دنیا میں جاری کرنے کی طاقت بخشی ہے۔ وہاں ہم اس آئین اور قانون کو جاری نہیں کرتے۔ تو ہم ہرگز اپنے دعوے میں سچے نہیں کہلا سکتے۔ اور نہ لوگوں کی نگاہ میں کسی عمدہ پروگرام کو جاری کرنے والے قرار پا سکتے ہیں۔

صرف ایک ہی ذریعہ

ہے۔ جس سے ہم دنیا کو مسلمان کر سکتے ہیں۔ اور وہ ذریعہ دنیا پر اس بات کو ثابت کر دینا ہے۔ کہ ہم اپنے دعووں میں سنجیدہ اور سچے ہیں۔ اگر دنیا کو یہ یقین پیدا ہو جائے۔ کہ یہ جماعت اپنے دعوے میں سچی اور سنجیدہ ہے۔ اور اس کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر قربانی کرنے پر تیار ہے۔ تو دنیا کی وہ مخالفت وہ دشمنی اور وہ شوخی اور شرارت جو ہمارے مقابلہ میں اختیار کی جاتی ہے ریت کی دیوار کی طرح گر جائے۔ کیونکہ صداقت ہمارے پاس ہے۔ اور صداقت کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ اگر دنیا کو کسی بات کی امید ہے۔ تو وہ یہ کہ ہم صداقت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ پس وہ اس لئے دلیر نہیں ہے۔ کہ صداقت ہمارے پاس نہیں بلکہ وہ اس لئے

ہماری مخالفت میں دلیر

ہے۔ کہ یہ صداقت کے مدعی اپنے دعوے میں دیانتدار نہیں ہیں۔ وہ لوگ اسلام اور احمدیت کی سچائی میں متشکک نہیں ہیں۔ ان کو صرف اس بات میں شک ہے کہ اس سچائی کے علمبردار اتنی ہمت بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔ کہ دنیا میں پھیل کر اسلامی حکومت کو قائم کر سکیں۔ پس اگر ہم منہ سے اس سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن ہماری عملی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ جب اس سچائی کو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کی جائے۔ تو ہم کہتے ہیں اس کو رہنے دو۔ جس کا دل چاہے قرآن کے حکموں کو مانے جس کا دل چاہے قرآن کے حکموں کو رد کر دے جس کا دل چاہے مرزا صاحب کے حکموں کو مانے اور جس کا دل چاہے ان کے حکموں کو توڑ دے۔ یا جب کوئی شخص ہم میں سے

کسی اسلامی حکم کی خلاف ورزی

کرے۔ اور اسے سزا دی جانے لگے۔ تو تم کہو۔ کہ تمہیں اس سے کیا۔ اگر کوئی شخص کسی حکم کو توڑتا ہے۔ تو بے شک توڑے۔ جب دنیا ہمارے دل کی اس کیفیت سے آگاہ ہوگی تو وہ یقیناً اسے

احمدیت کی موت کی علامت

قرار دے گی۔ اور وہ کبھی بھی ان سچائیوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ جو ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن اگر تم دنیا کو دیکھنے اور سمجھنے دو۔ اور یقین کر لینے دو کہ اسلام اور احمدیت کی جس تعلیم کو ہم پیش کرتے ہیں۔ اُسے دنیا میں قائم کرنیکا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر ان کے بیٹے۔ ان کی بیویاں ان کے بھائی۔ ان کی مائیں۔ ان کے باپ اور ان کے عزیز ترین دوست بھی اس کے احکام کو توڑنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو وہ اُن کو ایسا ہی ذلیل کرتے اور ایسی ہی انہیں سخت سزائیں دیتے ہیں۔ جیسے

اپنے اشد ترین دشمنوں کو

اور ان کے دلوں میں کوئی رأفت اور رحم پیدا نہیں ہوتا۔ تو تم یاد رکھو دنیا اسی دن مرعوب ہو جائے گی۔ نہ صرف اس تعلیم سے جو ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ اُس سے تو ہر شخص مرعوب ہو ہی جائے گا۔ بلکہ اُس حربہ اور اس آلہ سے بھی جو اس سچائی کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یعنی

جماعت احمدیہ کا نظام۔ پس

یہ ایک ہی گُر

ہے۔ جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کا ہے ہر شخص جو اس گُر کے استعمال کرنے میں کمزوری دکھاتا ہے۔ ہر شخص جو لوگوں سے ڈر کر اس طریق عمل کو ترک کرتا ہے۔ ہر شخص جو اس بارہ میں بزدلی دکھاتا اور دُون ہمتی سے کام لیتا ہے۔ ہر شخص جو اس طریق پر معترض ہوتا ہے وہ اس انسان پر معترض نہیں جو اس کام کو کر رہا ہے۔ وہ معترض ہے اُس جذبہ پر جو اس کے پیچھے کارفرما ہے۔ وہ معترض ہے اُس سچائی پر جو خدا نے بھیجی ہے۔ وہ معترض ہے

اسلام کی آئندہ فتوحات اور غلبہ پر

وہ معترض ہے اسلام کی اس حکومت پر جو آئندہ قائم ہونے والی ہے۔ پس وہ اسلام اور احمدیت کا ہرگز دوست نہیں۔ وہ اسلام اور احمدیت کا دشمن ہے۔ وہ سچائی کا دشمن ہے۔ وہ

دنیا کی آئندہ ترقی کا دشمن

ہے۔ وہ اُس کا آمد چیز کا دشمن ہے جس سے بہترین انتظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی بزدلی سے لوگوں کو سچائی کے مقابلہ کی دعوت دیتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے دشمنوں کے حوصلے کو بڑھاتا ہے۔ وہ اپنے طریق سے خدا تعالےٰ کی کتابوں اور

اُس کے احکام کو رد کرنیوالوں

کی پیٹھ ٹھونکتا ہے۔ پس میرے دل میں اس بیماری کی حالت میں خواہش اٹھی کہ خدایا ممکن ہے۔ لوگ یہ سمجھیں۔ کہ آج تیرے سامنے میں اپنے اس سلوک کی وجہ سے شرمندہ ہوں گا۔ تو میرے قلم کو تھوڑی دیر کے لئے چلنے کی توفیق عطا فرما۔ یا میری زبان کو بولنے کی توفیق دے۔ تاکہ دنیا کو میں یہ بتا سکوں۔ کہ میں اپنے

اس طریق عمل کی وجہ سے

ہرگز شرمندہ نہیں ہوں بلکہ اگر خدا مجھے پھر زندگی دے اور پھر مجھے جوانی عطا فرمائے۔ تو میں پھر اسی کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو میں نے اس بارہ میں آج تک کیا۔ کیونکہ میں نے وہ کام کسی کی دشمنی کی وجہ سے نہیں کیا۔ کسی کی عداوت کی وجہ سے نہیں کیا۔ بلکہ شاید جن لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں۔ ان کو اتنا دکھ نہیں پہنچا

جتنا دکھ انکو سزا دینے کی وجہ سے

مجھے پہنچا۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ مجھے زندگی دے۔ تو میں پھر بھی یہی کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اس پر ہرگز شرمندہ نہیں۔ بلکہ

فخر کرتا ہوں

کہ خدا تعالیٰ نے مجھے احکام شریعت کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائی۔ مگر ساتھ ہی میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ جو تلوار خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی تھی۔ وہ مجھے اپنے ہی بعض بھائیوں کی گردن پر چلانی پڑی۔ لیکن پھر بھی میں نادم نہیں ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی ہو یا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ احمدیت میں ہمیشہ ایسے لوگوں کو قائم رکھے۔ جو

اسلام اور احمدیت کے مقابلہ میں

اپنے باپ اپنی ماں اپنے بیٹے اپنے بھائی اپنی بیوی۔ اپنے رشتہ دار اور اپنے کسی عزیز سے عزیز ترین دوست کی بھی پرواہ نہ کریں اور ان کے معاملہ میں کسی قسم کی رعایت سے کام نہ لیں۔ ان کا غصہ بھی خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ اور ان کی محبتیں بھی خدا کے لئے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ احمدیت میں اُن لوگوں کو بھی قائم رکھے۔ جو دنیا میں عدل اور انصاف کو قائم کرنے کے لئے ہر اُس سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو اسلام میں ان لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ جو اس کے احکام کو توڑنے والے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم پر فضل کرکے

ایسے لوگوں کی اصلاح

ہی کر دے۔ جو اسلام اور احمدیت کے قانون کو توڑنے والے ہوں۔ تاکہ جس طرح ہم اس کے احکام کو نافذ کرکے اس کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہم کو یہ خوشی بھی عطا کر دے کہ ہمارے دوست اور عزیز اس کے احکام کو توڑنے والے نہ بنیں۔ بلکہ اس کے کامل فرمانبردار بندے بن جائیں تاکہ ہم کو نہ سزا دینے کا خیال پیدا ہو۔ اور نہ شریعت ہم سے اس کا تقاضا کرے۔

تحصیل بٹالہ و تحصیل گورداسپور میں دُودھ و دہی کے نرخ

گورداسپور ۲۶ راگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے بٹالہ اور گورداسپور کی تحصیلوں میں دُودھ اور دہی کے نرخ حسب ذیل مقرر کئے ہیں:-

بھینس یا گائے کا کچا دُودھ -/۴/- سیر
" " " اُبلا ہوا " -/۴/۶ "
بکری کا دُودھ -/۳/- "

مکھن نکالا ہوا دودھ -/۲/- سیر دہی -/۵/- سیر
ان تحصیلوں میں کھوا اور ربڑی تیار کرکے فروخت کرنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ دوکانداروں کا فرض ہے کہ نرخنامہ اپنی دوکان میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ خلاف ورزی کرنے والے کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سزا دی جائیگی۔ علاوہ ازیں جلانے والی لکڑی کا فیکٹریوں میں استعمال بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز گھرانے کی بہمہ وجوہ متصف لڑکی بعمر ۱۷ سال کے لئے جس نے گزشتہ سال پنجاب یونیورسٹی سے میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ہے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا تعلیمیافتہ دیندار ہو اور کم سے کم ایک سو روپیہ ماہوار آمد یا تنخواہ رکھتا ہو۔ یو۔ پی کے اشخاص کو ترجیح دی جائیگی۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔

معرفت محمد عثمان قریشی انجینئر ۱۴ لیک کورس دہلی

؟

پنجاب کے علاوہ بنگال اور بہار سے بھی کوئن ٹیبلٹس کیلئے فرمائشیں آرہی ہیں۔

کیوں!

اس لئے کہ یہ ملیریا کا بہترین علاج ہے

۱۲۵ ٹکیہ دو روپیہ

دی کوئن سٹورز قادیان

جو دوست اپنا مکان رہن رکھنا چاہیں وہ مجھ سے ملیں۔

حکیم نظام الدین مبلغ ممتاز الاطباء قادیان۔

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل اور دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دُور کرتا ہے قیمت آٹھ روپے فی چھٹانک۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

شمس نور کی طرح ہر ایک فریفتہ ہو رہا ہے

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست و توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بدہضمی۔ دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ دست پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا۔ بخار قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون وغیرہ کو دُور کرکے وزن کو بھی بفضل خدا بڑھاتا ہے۔ ڈیڑھ ماہ کی عمر سے لے کر تین چار سال تک متواتر استعمال کراتے رہیں۔ گرائپ واٹر اور دیگر تمام ایجادوں سے بڑھ کر ثابت نہ ہو تو ہم ذمہ وار۔

شیشی دو اونس آٹھ آنہ۔ چار اونس ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات

متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض۔ سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سُرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے۔ تین ماشہ گیارہ آنے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سیرت حضرت ام المومنین کی قبولیت ہر طبقہ میں

سیرت حضرت ام المومنین کی قبولیت ہر طبقہ جماعت میں بڑھ رہی ہے (۱) خاندان نبوت میں (۲) صحابہ میں (۳) صحابیات میں (۴) نظار سلسلہ میں (۵) علماء میں (۶) مبلغین میں (۷) سلسلہ کے عام افراد میں (۸) سلسلہ کی عام مستورات میں (۹) مالدار طبقے میں (۱۰) غرباء کے طبقے میں۔ یہ وہ **کتاب جس کا ایک نسخہ** چوہدری غلام احمد صاحب اعوان بمبئی نے چالیس روپیہ پر خریدا ہے۔ **آرڈر بذریعہ ٹیلیگرام**۔ جناب سیٹھ عبدالقادر صاحب خلف الرشید حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے اس کتاب کی اہمیت جانتے ہوئے ۲۵ نسخوں کا آرڈر کلکتہ سے بذریعہ ٹیلیگرام دیا ہے۔ قادیان کی ایک غریب چوڑی فروش خاتون جس کا باپ میاں کریم بخش صاحب مرحوم ایک مخلص صحابی تھا۔ نے بھی پیچھے رہنا پسند نہ کیا۔ اور ایک کاپی کا آرڈر ارسال کیا۔ بمبئی سے ایک پندرہ سالہ بچے نے جس کا نام نسیم احمد ہے اور وہ میاں عبداللہ خان مرحوم کا بچہ ہے۔ بیس نسخے خریدے اور قیمت کا ایک حصہ ادا بھی کر دیا۔ پُرانے صحابہ میں سے حضرت عرفانی کبیر حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی۔ حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی حضرت منشی عبدالعزیز صاحب ٹپواری۔ حضرت بابو عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ مال سے حصہ وافر رکھنے والے احباب میں سے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ہر ہزار کتاب پر ایک سو کتاب خریدنی منظور فرمائی۔ سیٹھ محمد اعظم معین الدین صاحب کے خاندان نے ساٹھ کتابیں۔ جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ۲۰ اور بہت سے دوستوں نے جن کا ذکر الحکم میں چھپ چکا ہے پچاس۔ بیس اور دس کی تعداد میں حصہ لیا جنہوں نے حصہ نہیں لیا میں ان سے پوچھتا ہوں۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں قیمت عگار بلا محصول ڈاک۔ ترسیل زر شیخ محمود احمد عرفانی

آرڈر کی اطلاع

معرفت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن } شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی بخیریت ہیں

لنڈن ۸ ستمبر۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ خط موصول ہوا ہے مولوی محمد شریف صاحب بخیریت ہیں۔ اٹلی کے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے کے بعد میں سمجھتا ہوں پابندیاں دور ہو جائیں گی۔ دعا کی درخواست ہے۔

ہانگ کانگ کے احمدیوں کے متعلق اطلاع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انٹرنیشنل ریڈ کراس سوسائٹی جنیوا کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے
ہانگ کانگ کے احمدی محمد یوسف۔ غلام احمد۔ رحمت خان۔ محمود جہانگ بخیریت ہیں۔ بعض کو ریلیف کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

آقا کے قریب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اجتماع میں شامل نہ ہونے والوں سے فرماتے ہیں۔ "خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا" خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع خدام کو آقا کے قریب کرتا ہے۔ آقا کا قرب خدمت کا حقیقی جذبہ ایمان کا سچا جوش اور عمل کی صحیح قوت پیدا کرتا ہے۔ پس اس اجتماع میں شامل ہو کر اپنے خادم ہونے کا ثبوت دیجئے۔ کام کا ہرج کر کے وقت نکال کر اس موقعہ پر قادیان تشریف لائے۔ کہ یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہے۔ جو ۲۲-۲۳-۲۴ اخاء (اکتوبر) کو منعقد ہو رہا ہے۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

دو ضروری باتیں

اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ ان تحریک جدید کے مجاہدوں کو جو تحریک جدید کے دفتر کے جہاد میں شامل ہونے کی سعادت رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ سال نہم خاتمہ کے قریب آگیا ہے۔ ان کو یہ دو باتیں اپنے دل پر نقش کر لینی چاہئیں (۱) ہر وہ شخص جس نے سال نہم اب تک ادا نہیں کیا۔ اسے اب ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سال کی آخری تاریخ بھی گزر جائے۔ اور اپنا وعدہ جو اس نے اپنے امام کے حضور اپنی مرضی اور خوشی سے کیا تھا۔ ادا نہ کر سکے۔ اس کا ایسا کرنا یعنی سال نہم کا وعدہ پورا نہ کرنا۔ اسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج کے رجسٹر سے کاٹ دیگا۔ اس لئے کہ تحریک جدید میں یہ شرط ہے کہ دس سال متواتر بلا ناغہ حصہ لیا ہو۔ یعنی دس سال میں سے ایک سال بھی ایسا نہ ہو۔ جس میں ادائیگی نہ کی گئی ہو۔ اگر کوئی سال خالی ہوا۔ تو گویا اس نے اپنے پہلے آٹھ سال کو بھی اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ پس جس نے اب تک سال نہم ادا نہیں کیا۔ وہ اس نوٹ کو دیکھ کر رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنا وعدہ مرکز میں داخل کرے۔ (۲) جن کا سال نہم وصول ہو چکا ہے۔ انہیں ایک مطبوعہ چٹھی پر نو سالہ حساب بھیجا جاتا ہے۔ تا ان کو نہ صرف سال نہم کے وصول ہونے کی اطلاع ہو جائے۔ بلکہ وہ اپنی ماہوار آمد اور نو سالہ قربانی کا ایک جائی نقشہ سامنے رکھ کر غور کر لیں۔ اگر ان کو ان کا ایمان اور دل کہے۔ کہ ہم نے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنی طاقت اور توفیق سے کم قربانی کی ہے۔ تو وہ اب اس کا ازالہ کر لیں یعنی گزشتہ سالوں میں اضافہ کر کے۔ یاد رہے نو سالہ حساب نہیں ارسال کیا جاتا۔ جب تک کہ سال نہم مرکز میں داخل نہ ہو جائے۔ پس احباب جن کا سال نہم ابھی ادا نہیں ہوا۔ وہ فوری توجہ کر کے رمضان المبارک میں ادا کریں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

تشکر احباب! سیدہ نیچے ناصر احمد کی ناگہانی وفات پر احباب کی طرف سے بڑی تعداد میں تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ میرے لئے سب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان سب کا دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ اور انہیں اور ان کی اولاد کو ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ میں بھی بیمار ہوں اور چار پائی پر پڑا ہوں۔ پھوڑا کاربنکل کی قسم کا بتایا جاتا ہے۔ احباب میرے لئے بھی دعا کریں۔ خاکسار غلام حسین بی۔ اے۔ ایل ٹی منیجر دار الفضل قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے لئے انڈیا کمانڈ میں جو فوجیں ہیں۔ ان میں مشرقی افریقہ کی فوجوں کا حال ہی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ فوجیں فی الحال سیلون میں تعینات کی گئی ہیں۔ اور انہیں جاپان کے خلاف آئندہ حملہ میں استعمال کیا جائے گا۔

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ امریکی فوج کے چیف آف جنرل سٹاف نے موجودہ جنگ پر ۳۰ ہزار الفاظ کی ایک ضخیم رپورٹ تیار کی ہے۔ اور اس میں لکھا ہے کہ اس جنگ کا خاتمہ ابھی نزدیک نہیں۔ لیکن ہماری فتح یقینی ہے۔ پچھلے سال میں امریکن افواج میں ۵۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ پرل ہاربر کے افسوسناک واقعہ کے بعد ایک مہینے کے اندر جرمن آب دوز نے بحر اوقیانوس میں ۷ لاکھ ٹن کے وزنی جہاز ڈبو دیئے۔

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ امریکہ کے وزیر بحر کا بیان ہے۔ کہ یہ بات یقینی ہے۔ کہ دشمن کی آب دوزیں اتحادوں کے بادبانی جہازوں پر نئے حملے شروع کر دیں گی۔ جرمنی نے اپنی آب دوزیں مرمت کے لئے واپس منگوائی ہیں۔ تاکہ ان پر زیادہ تعداد میں طیارہ شکن توپیں نصب کی جائیں۔ مئی جون اور جولائی میں ۹۰ محوری آب دوزیں ڈبو دی گئیں ہیں۔

کلکتہ ۸ ستمبر۔ میدنا پور کے سیلاب میں تقریباً ۱۵ ہزار اشخاص اور ایک لاکھ مویشی ڈوب کر ہلاک ہو گئے یہ مارواڑی ریلیف سوسائٹی کی اطلاع ہے۔

لاہور ۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج حکومت ہند حکومت پنجاب۔ حکومت بنگال اور ریلوے کے نمائندہ کی جو کانفرنس ہوئی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنجاب اور اس کی ریاستوں سے ہر روز ۱۱۰ ویگن گندم بنگال بھیجی جائے گی۔ ہر ویگن میں ۲۰ ٹن گندم آئے گی۔

امرتسر ۸ ستمبر سونا ۱۲-۷۲ روپے۔ چاندی ۰-۱۱۶ پونڈ ۸-۵۰ روپے

امرتسر ۸ ستمبر۔ ململ ۸۱۳ فی تھان ۰-۱۵ روپے ۳۷۶- ۰-۰-۸-۱۹- ۸۸۵۸- ۸-۳۰ " ۵۱۵۲- ۸-۱۹ روپے۔ لٹھا جاپانی ۰-۵۳ روپے ۱۶۰۰۱- ۸-۱۵ روپے ۹۴م- ۸-۷م روپے مضبوط اصلی ۸-۸م۔ نقلی ۷-۲۸ روپے والیتی اور کلا ۶-۱۳ انگ موتی ۶-۹-۱ روپیہ

اوکاڑہ ۸ ستمبر گندم دڑہ ۱۱-۱ روپے۔ ۵۹۱- ۰-۱۱ روپے نخود ۴-۹ روپے۔ تورییہ ۱۶ روپے۔ سرسوں ۴-۱۵ روپے تیل توریہ ۳۲ روپیہ ۱۲ آنے۔ ماش ۱۳ روپے۔ مونگی ۸-۱۲ روپے۔ بنولہ پیور ۴-۸ روپے گڑ ۱۴ روپے

نیویارک ۸ ستمبر۔ نیویارک ریڈیو کے بیان کے مطابق اطالوی بیڑے اور ہوائی جہازوں پر قبضہ ہو گیا ہے۔ اور اتحادیوں کی فوجیں اٹلی کے ساحلوں پر دونوں طرف اتر رہی ہیں۔ بڈوگلیو گورنمنٹ نے مسولینی کا ونٹ چیانو اور سابق فیسی اسٹ وزیروں کو اتحادیوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اتحادیوں کے جو قیدی اٹلی میں تھے۔ ان کی رہائی کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۹ ستمبر۔ اٹلی کے ہتھیار ڈالنے کی خبر سنکر جاپانی وزیر خارجہ نے جرمن سفیر سے ملاقات کی اور وزیر اعظم جاپان نے شاہ جاپان سے۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ اٹلی نے شرمناک غداری کی ہے۔ اور محوری اتحاد کو توڑ دیا ہے۔

لنڈن ۹ ستمبر جو اتحادی فوجیں نیپلز کے علاقے میں اتری ہیں وہ پیش قدمی کر رہی ہیں اتحادی فوجوں نے سامان وغیرہ بھی تسلی بخش طور پر اتار دیا ہے۔ جنرل الیگزنڈر اس فوج کے کمانڈر انچیف ہیں۔ یونیٹیا کی کھاڑی نیز بعض اور مقامات پر بھی فوجیں اتری ہیں۔ اس لڑائی میں ۱۰ لاکھ تجربہ کار اطالوی سپاہی ہلاک یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اپنے ملک سے قریباً دس گنا علاقہ اٹلی کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور اس کے بحری بیڑے کی تمام طاقت ٹوٹ چکی ہے۔

واشنگٹن ۹ ستمبر۔ اٹلی کے ہتھیار ڈالدینے پر مسٹر روز ویلٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اٹلی کے ہتھیار ڈال دینے پر ہمیں خوشی ہے۔ مگر ابھی خوشی منانے کا وقت نہیں آیا۔ اور جب تک جرمنی کو اٹلی اور فرانس سے ہم نکال نہ لیں تب تک ہمارے لئے حقیقی خوشی نہیں ہو سکتی۔

لنڈن ۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حسب ذیل شرطوں پر عارضی صلح ہوئی ہے (۱) تمام اطالوی فوجیں ہتھیار ڈال دیں (۲) اٹلی کا بیڑا ہوائی جہاز سامان جنگ کے کارخانے گولہ بارود کے ذخیرے قلعہ بندیاں اور ہوائی اڈے اور بندرگاہیں اتحادیوں کے حوالے کر دی جائیں۔ اتحادی سارے ملک پر فوجی [illegible]